© rasailojaraid.com

صرف دو شعر پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

؎ "تابِ جمال لا نہ سکا میں گناہ گار
مجھ کو تو دن میں تارے نظر آ کے رہ گئے

گناہوں کی سیاہی ڈھل رہی ہے
سرشکِ چشمِ تر ہے اور میں ہوں

ذکرِ دار و رسن عاطر ہاشمی ۔ ناشر: احساس پبلی کیشنز ۔ ۱۵ انار کلی لاہور ۔ صفحات: ۹۶
قیمت: ۱۲/- روپے۔

عاطر ہاشمی کو کون نہیں جانتا۔ اُن کے فن کا ایک سِرا "خبر" ہے، دوسرا "نظر"۔ اُن کے سامنے ہونے والے واقعات کی جو لہریں گذرتی رہی ہیں۔ اُن کے "تاریخ" کا جزو بننے سے پہلے اُن کا عکس عاطر ہاشمی نے اپنی شاعری کے شیشے میں اُتار لیا۔ وہ "دار و رسن" والے شاعر ہیں۔ انہوں نے سیاسی طوفانوں کے تھپیڑے کھاتے ہوئے کچھ موتی اُچھالے ہیں، کچھ خزف ریزے، کچھ پانی کے چھینٹے، کچھ جھاگ کے گالے۔ وقت وقت کے حوادث کے تھپیڑے کھانے والے شاعر کو جو حقائق بیان کرنے ہوتے ہیں وہ اسی طرح مرکب صورت میں ہوتے ہیں۔

عنوانات میں سے چند عرض ہیں، ان سے اندازہ کیجیے کہ شاعری کی جولانگاہ کہاں تک پھیلی ہوئی ہے۔ "میرے قائد نے کہا"۔ "ناکام مہاشانی"۔ "ویت نام زندہ باد"۔ "چٹان کی ضبطی پر"۔ "حمید نظامی" "ملک غلام جیلانی سے"۔ "چاول ہے کہ سونا ہے" "واپڈا کی نظر"۔ "اعرابِ فلسطین سے"۔ "اتحادِ عالمِ اسلام" وغیرہ وغیرہ۔

بدقسمتی سے اس مجموعے کا طباعتی معیار کمزور ہے۔ آخر میں ایک شعر ؎

اس سے آگے اے غمِ دوراں! احساسِ بیداری ہے
دیوانے تو دار تک آ پہنچے، فرزانوں کی باری ہے

© rasailojaraid.com